روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 6 مئی 2015ء 16 رجب 1436 ہجری 6 ہجرت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 103

میری دعا یہی ہے

اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دُعا یہی ہے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مُدّعا یہی ہے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے 15 جنوری 1901ء کو اشتہار دیا کہ:

’’یہ امر ہمیشہ میرے لئے موجب غم اور پریشانی کا تھا کہ وہ تمام سچائیاں اور پاک معارف اور دین (-) کی حمایت میں پختہ دلائل اور انسانی روح کو اطمینان دینے والی باتیں جو میرے پر ظاہر ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ان تسلی بخش براہین اور مؤثر تقریروں سے ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور یورپ کے حق کے طالبوں کو اب تک کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔یہ درددل اس قدر تھا کہ آئندہ اس کی برداشت مشکل تھی۔مگر چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائیدار گھر سے گزر جائیں۔ہمارے تمام مقاصد پورے کردے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔اس لئے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو ہماری زندگی کا اصل مقصود ہے ایک تدبیر پیدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آج چند ایک احباب نے اپنے مخلصانہ مشورہ سے مجھے توجہ دلائی ہے کہ ایک رسالہ (میگزین) بزبان انگریزی مقاصد مذکور بالا کے اظہار کے لئے نکالا جائے جس میں مقصود بالذات ان مضامین کا شائع کرنا ہوگا۔جو تائید (دین) میں میرے ہاتھ سے نکلے ہوں اور جائز ہوگا کہ اور صاحبوں کے مذہبی یا قومی مضامین بھی بشرطیکہ ہم ان کو پسند کرلیں۔اس رسالہ میں شائع ہوں۔

اس رسالہ کی اشاعت کے لئے سب سے زیادہ دو امر قابل غور ہیں۔ایک یہ کہ اس رسالہ کا نظم ونسق کس کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا یہ کہ اس کے مستقل سرمایہ کی کیا تجویز ہو......امرِ دوم سرمایہ ہے۔سو اس کے متعلق بالفعل کسی قسم کی رائے زنی نہیں ہوسکتی اور یہی ایک بڑا بھاری امر ہے جو سوچنے کے لائق ہے۔اس لئے قرین مصلحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس دوستوں کی منعقد کرکے اس کے متعلق بحث کی جائے اور جو طریق بہتر اور اولیٰ معلوم ہو وہی اختیار کیا جائے۔مگر یہ بات ظاہر کرنے کے لائق ہے کہ مجھے اس سرمایا کے انتظام میں کچھ دخل نہیں ہوگا......اور یہ یاد رکھیں کہ یہ چندہ صرف تجارتی طور پر ہوگا اور ہر ایک چندہ دینے والا بقدر اپنے روپیہ کے اپنا حق اس تجارت میں قائم کرے گا اور اس کے ہر ایک پہلو پر بحث جلسہ کے وقت میں ہوگی۔یہ خیراتی چندہ نہیں ہے۔ایک طور کی تجارت ہے جس میں شراکت صرف دینی تائید تک ہے۔اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے۔والسلام۔اس امر کے متعلق خط وکتابت خواجہ کمال الدین صاحب پشاور پلیڈر سے کی جائے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 494-495)

اس تجویز کی روشنی میں ’’رسالہ ریویو آف ریلیجنز‘‘ انگریزی اور اردو زبان میں جاری ہوا۔پھر ایک اور موقع پر فرمایا:

’’اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔‘‘

سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 615)

اولاد کیلئے دعا کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔نہ کبھی ان کیلئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے ہیں۔

لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہوسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے ’’رَبَّنَا هَبْ لَنَا ......‘‘ یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا ...... اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 560)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..............................☆

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

ادا ریہ

اخلاق گرویدہ کر لیتے ہیں

2 مئی 1938ء کو ایک زرتشتی ایرانی سیاح منوچہر آرین قادیان آئے وہ ایگریکلچرل انجینئر اور سند یافتہ ہوا باز اور مہران کے باشندہ تھے۔ انہوں نے نمائندہ الفضل کو دوران ملاقات بتایا کہ مجھے ہندوستان میں آئے صرف دس ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ یہاں آنے سے میری غرض سیر وسیاحت تھی۔ میں ہندوستان سے واپس جا رہا تھا کہ بمبئی کے ایک ہوٹل میں بعض احمدیوں سے میری ملاقات ہوگئی۔ جنہوں نے مجھے قادیان جانے کی تحریک کی اور میں جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کے لئے یہاں آیا۔ یہاں جن احمدیوں سے مجھے ملاقات کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے انہیں نہایت خوش خلق اور متواضع پایا اور میں اس حسن سلوک کے باعث ان کا بہت ممنون ہوں۔ میرا مذہب زرتشتی ہے۔ میں نے احمدیت کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ قریباً ایک ہفتہ یہاں ٹھہروں گا اس کے بعد کوئٹہ کے راستہ سے واپس ایران چلا جاؤں گا۔ (الفضل 5 مئی 1938ء)

چند دن بعد انہوں نے ایڈیٹر الفضل کے نام خط لکھا جس میں قادیان کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ ان کا خط مع ترجمہ الفضل میں شائع ہوا جس کے چند جملے یہ تھے۔

خاکسار منوچہر ایرانی جس کی سیاحت کے متعلق ایک مختصر بیان آج آپ نے اپنے مؤقر اخبار میں درج فرمایا ہے۔ چاہتا ہے کہ احباب جماعت احمدیہ کے متعلق مختصر طور پر اپنی رائے کا اظہار کرے۔ قادیان...... میں وارد ہونے پر میں نے محسوس کیا کہ یہ شہر دوسرے تمام شہروں سے جس کی میں نے اس وقت تک سیاحت کی ہے ممتاز ہے اور خصوصاً یہاں کے نہایت شریف طبع باشندگان اور علماء سے ملاقات کرنے کے بعد یہ بات مجھ پر واضح ہوگئی ہے کہ روئے زمین پر سچا اور حقیقی......فرقہ فرقہ احمدیہ ہی ہے اور تمام احمدی پسندیدہ صفات کے مالک، عالم، شریف، خوش اخلاق اور محبت سے پُر دل رکھنے والے ہیں۔......اگرچہ یہاں آنے سے میرا مقصد زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ میں آپ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوسکا۔ تاہم مجھے امید ہے کہ بلوچستان کو جاتے ہوئے سندھ میں آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کروں گا۔ چندن سے میری طبیعت علیل ہے۔ اگر خدا نے صحت دی۔ تو میرا خیال ہے کل اپنے سفر پر روانہ ہو جاؤں گا۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام احمدی بھائیوں کا جنہوں نے میرے ساتھ نہایت محبت ومؤدت کا سلوک کیا ہے شکریہ ادا کروں۔ میں خصوصاً جناب محترم عبدالغنی خان صاحب وجناب محترم ذوالفقار علی خان صاحب اور جناب محترم مفتی محمد صادق صاحب جو قادیان کے اہل علم وفضل (افراد) میں سے ہیں شکر گزار ہوں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے اخلاق فاضلہ کے باعث مجھے اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔ میں نے ان سے جو روحانی اکتساب کیا ہے۔ اس کے لئے اپنا حقیرہ ہدیہ سپاس پیش کرتا ہوں۔ سپاس گزار منوچہر آرین

(الفضل 7 مئی 1938ء)

ایک آریہ نوجوان سندر داس نے ایک احمدی کے ساتھ گوجرہ سے لاہور تک ٹرین کا سفر کیا۔ اس احمدی کے اخلاق سے وہ کس قدر متاثر ہوا۔ اس کا اندازہ اس خط سے ہوسکتا ہے جو اس نے ایڈیٹر الفضل کے نام لکھا اور الفضل میں شائع کروایا اور کہا کہ ان سے دوبارہ ملنا میری خوش قسمتی ہوگی اور آخر پر اپنا ایڈریس بھی لکھا کہ اگر وہ الفضل پڑھیں تو میرے سے رابطہ کریں خط کے الفاظ یہ ہیں۔

میں ایک نہایت نیک اور رحمدل احمدی بزرگ کا پتہ چاہتا ہوں۔ جن کے ساتھ مجھے گوجرہ سے لاہور تک آتے ہوئے ٹرین میں ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں ڈی اے وی کالج لاہور میں پڑھتا ہوں۔ کرسمس کی چھٹیوں میں اپنے گھر واقع گوجرہ ضلع لائلپور میں گیا تھا کہ آتی دفعہ مجھے رات کا سفر کرنا پڑا۔ میری خوش قسمتی سے مجھے لائلپور سٹیشن پر ایک احمدی صاحب جن کو نہایت ہی پاکیزہ شخص کہنا چاہئے۔ مجھے ملے۔ میں خیالات کے لحاظ سے پکا آریہ سماجی ہوں۔ بلکہ دو تین سال تک ایک ذمہ دار آریہ سماج کا سوسائٹی سیکرٹری بھی رہ چکا ہوں۔ لیکن صداقت ظلمت کا پردہ پھاڑ دیتی ہے۔ جو حسن سلوک میرے ساتھ ان احمدی صاحب کا تھا سچ کہتا ہوں کہ اس سلوک نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا ہے اور کہہ سکتا ہوں کہ ایسا انسانی برتاؤ اور محبت کا لہجہ آج تک میں نے کسی میں نہیں دیکھا۔ اگر واقعی جناب مرزا صاحب کی یہی تعلیم تھی تو وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

میں یہاں ان کا اپنے ساتھ برتاؤ لکھنا نہیں چاہتا۔ میری اب دلی خواہش یہ ہے کہ ان کے ساتھ پھر ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ اگر یہ قبل از وقت ہے تو کم از کم وہ صاحب یہ سطور پڑھتے ہی میری طرف ایک چٹھی ضرور لکھیں۔ تا کہ ایسے بزرگ سے زیادہ واقفیت ضرور ہو جائے۔ مجھے ان کا اسم شریف تو بھول گیا ہے۔ ہاں اتنا ضرور معلوم ہے کہ وہ پکے احمدی ہیں۔ گو وہ سروس میں ہیں لیکن اپنے مذہب کی خدمت نہایت ایمانداری سے سرانجام دیتے ہیں اور الفضل اخبار بھی اکثر پڑھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ سطور ان کی نظر سے گزریں۔

میرے اسباب کے نہ ملنے کی حالت میں اس کی حفاظت کرنا لاہور سٹیشن پر مجھے ڈھونڈ کر میرے حوالے کرنا۔ خود تکلیف اٹھانا اور راستے میں مجھے آرام پہنچانا۔ گو یہ معمولی باتیں ہیں۔ لیکن ان کا حسن سلوک رہ رہ کر مجھے احسان فراموشی سے باز رکھتا ہے۔ اگر یوں بھی ان جیسے عالم صاحب سے واقفیت ہو جائے۔ تو میری خوش قسمتی ہے لیکن اب تو میں ان کا خاص طور پر ممنون ہوں۔ آخر میں ان صاحب سے پھر ایک بار درخواست ہے کہ اخبار کو دیکھتے ہی مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں تا کہ خط کتابت سے مزید ان سے فائدہ اٹھا سکوں۔

قادیانی لٹریچر کے علاوہ ان میں جنرل نالج بھی کافی ہے۔ ان کو سلائڈ، تصویریں اکٹھی کرنے کا بڑا شوق ہے۔ آج کل وہ میجک لینٹرن لینے والے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھے کوئی جواب دیا تو میں بھی ان باتوں سے مستفید ہوسکوں گا۔

میرا پتہ یہ ہے۔ سندر داس تیرہ فسٹ ائیر ڈی اے وی کالج لاہور۔

(الفضل 28 جون 1938ء)

ریاء نیکیوں کو کھا جاتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ علانیہ کی جاویں اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی کریں۔ جماعت نماز علانیہ ہی ہے اور اس سے غرض یہی ہے کہ تا دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں۔ اور سرّاً اس لیے کہ یہ مخلصین کی نشانی ہے جیسے تہجد کی نماز ہے۔ یہاں تک بھی سرّاً نیکی کرنے والے ہوتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے خیرات کرے اور دوسرے کو علم نہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اخلاص مند ملنا مشکل ہے۔ انسان میں یہ بھی ایک مرض ہے کہ وہ جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسے سمجھیں۔ مگر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو بہت کچھ خرچ کرتے ہیں۔ مگر اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتے۔ بعض آدمیوں نے مجھے کئی مرتبہ پارسل بھیجا ہے اور جب اسے کھولا ہے تو اندر سے سونے کا ٹکڑا نکلا ہے یا کوئی انگشتری نکلی ہے اور بھیجنے والے کا کوئی پتہ ہی نہیں۔ کسی انسان کے اندر اس مرتبہ اور مقام کا پیدا ہونا چھوٹی سی بات نہیں اور نہ ہر شخص کو یہ مقام میسر آتا ہے۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اُسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔ غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جبتک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مردِ خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 665)

☆☆☆☆☆

مکرم بریگیڈئر (ر) دبیر احمد پیر صاحب

غزوہ فتح مکہ۔ منصوبے کا تجزیہ

1۔ پس منظر

معاہدہ حدیبیہ کی وجہ سے بنوخزاعہ مسلمانوں کے حلیف تھے اور بنو بکر قریش مکہ کے۔ ان دونوں قبیلوں کے درمیان پرانی مخالفت تھی۔ صلح حدیبیہ پر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بنو بکر نے مکہ والوں سے مل کر بنوخزاعہ پر حملہ کردیا اور ان کے بہت سے مرد، عورتیں اور بچے مار ڈالے۔ حملے والے دن بنوخزاعہ مکہ کے نواح میں الوتیرہ چشمے پر مقیم تھے۔ لڑائی کے دوران وہ حرکت کرتے کرتے حرم مکہ تک پہنچ گئے اور اس کے اندر جا کر وہاں پناہ لینے کی کوشش کی لیکن پرانی دشمنی کے سبب بنو بکر نے ان کے بیس کے قریب لوگوں کو حرم کے اندر ہی قتل کردیا۔ اس تمام لڑائی میں قریش نے پہلے تو ہتھیاروں سے بنو بکر کی مدد کی اور پھر بعد میں خود بھی لڑائی میں شریک ہوگئے۔ بنو خزاعہ نے فوری طور پر ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا اور بنو بکر کی اس عہد شکنی کا بدلہ لینے کی درخواست کی۔ آپؐ نے انہیں کہا کہ ''تمہاری مدد ہوگی''۔ اس دوران قریش مکہ کو بھی احساس ہوا کہ وہ معاہدہ کی کھلی کھلی خلاف ورزی کر چکے ہیں جس کی بنا پر مسلمان بنوخزاعہ کی مدد کے لئے آسکتے ہیں۔ اس معاملے سے نپٹنے کے لئے انہوں نے ابوسفیان کو مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان نے مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے ملاقاتیں کیں لیکن اس کی کہیں پر بھی حوصلہ افزائی نہیں ہوئی۔ ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے پاس اپنا سفیر بھجوایا اور درج ذیل تین شرائط پیش کیں:

...... ہمارے حلیف بنوخزاعہ کا خون بہا ادا کرو۔ یا

...... اپنے حلیف بنو بکر کی طرف داری سے برطرف ہوجاؤ۔ یا

...... معاہدہ حدیبیہ کالعدم کرنے کا اعلان کردو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر کے ہاتھ مکہ والوں نے معاہدہ کو توڑنے کا پیغام دے کر اسے واپس مدینہ روانہ کردیا۔

2۔ مکہ کا جغرافیائی مطالعہ

مکہ کا شہر وادی ابراہیم میں واقع ہے اور چاروں اطراف سے کالے اور غیر ہموار پہاڑیوں کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ یہ پہاڑیاں بعض جگہوں پر وادی سے 1000 فٹ کی اونچائی تک ہیں۔ اس زمانے میں مکہ میں چار راستے آتے تھے جن میں سے ہر راستہ پہاڑیوں میں ایک درے سے ہو کر گزرتا تھا۔ یہ راستے شمال مغرب، جنوب مغرب، جنوب اور شمال مشرق سے آتے تھے۔

3۔ مدینہ سے خروج اور مکہ تک حرکت

...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر ایک بڑی لڑائی کے سلسلے میں تیاری کا اعلان فرمایا۔ آپؐ کے اسپیشل تصور (concept) کی بنیاد نہایت تیزی کے ساتھ لشکر کو اکٹھا کرنا اور اس کی نہایت رازداری کے ساتھ مکہ تک movement تھی تاکہ قریش کو اس وقت تک مسلمانوں کے بارے میں پتہ نہ لگے جب تک وہ مکہ نہ پہنچ جائیں۔

...... اس طرح قریش کو اپنے اتحادیوں سے بھی مسلمانوں کے خلاف مدد لینے کا موقع نہیں ملنا تھا۔

...... حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے مکہ میں اپنے عزیزوں کے تحفظ کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ کے بارے میں ایک خط لکھا اور اسے اپنی لونڈی کے ہاتھ مکہ روانہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کی اطلاع کردی جس پر آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت مقدادؓ اور حضرت زبیرؓ کو اس لونڈی کے پیچھے بھجوایا جو خط اور لونڈی کو پکڑ کر مدینہ لے آئے۔ حضرت حاطبؓ بدری صحابی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرمادیا۔

...... اس مہم کو مخفی رکھنے میں مسلمانوں اور قریش دونوں کی بھلائی تھی کیونکہ اگر مقابلہ ہوتا تو خونریزی سے بچا نہیں جاسکتا تھا۔ اس کے علاوہ ارض حرم کے تقدس کے تقاضے اس سے زیادہ مقدم تھے۔

...... اسلامی لشکر نے 10 رمضان 8 ہجری (جنوری 630ء) کو مدینہ سے کوچ کیا اور 19 رمضان 8 ہجری کو وہ مکہ کے قریب مرّ الظہران پہنچ گیا جو مکہ سے 10 میل شمال مغرب میں واقع ہے۔

مکہ جاتے ہوئے وہ سب قبائل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تیار تھے اسلامی لشکر میں شامل ہوتے گئے۔ جب یہ لشکر دشت فاران میں داخل ہوا تو اس کی تعداد دس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

...... مرّ الظہران میں اسلامی لشکر سارے میدان کے نشیب و فراز میں پھیل گیا اور خیمے نصب ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر رات کو ہر خیمے کے آگے آگ جلائی گئی۔ جس سے یہ منظر بہت وسیع اور ہیبت ناک نظر آنے لگا۔ ابوسفیان اس منظر کو دیکھ کر مبہوت ہوگیا۔ وہیں پر ابوسفیان کی ملاقات حضرت عباسؓ سے ہوئی اور وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

...... جو شخص اپنا گھر بند کرلے گا اسے امن نصیب ہوگا۔

...... جو بھی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امن نصیب ہوگا۔

...... جو بھی مسجد کعبہ میں داخل ہوجائے گا اسے امن نصیب ہوگا۔

...... جو شخص اپنے ہتھیار پھینک دے گا اسے امن نصیب ہوگا۔

...... جو بھی حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن نصیب ہوگا۔

...... جو کوئی ابورویحہؓ کے جھنڈے کے سائے میں آجائے گا اسے امن نصیب ہوگا۔

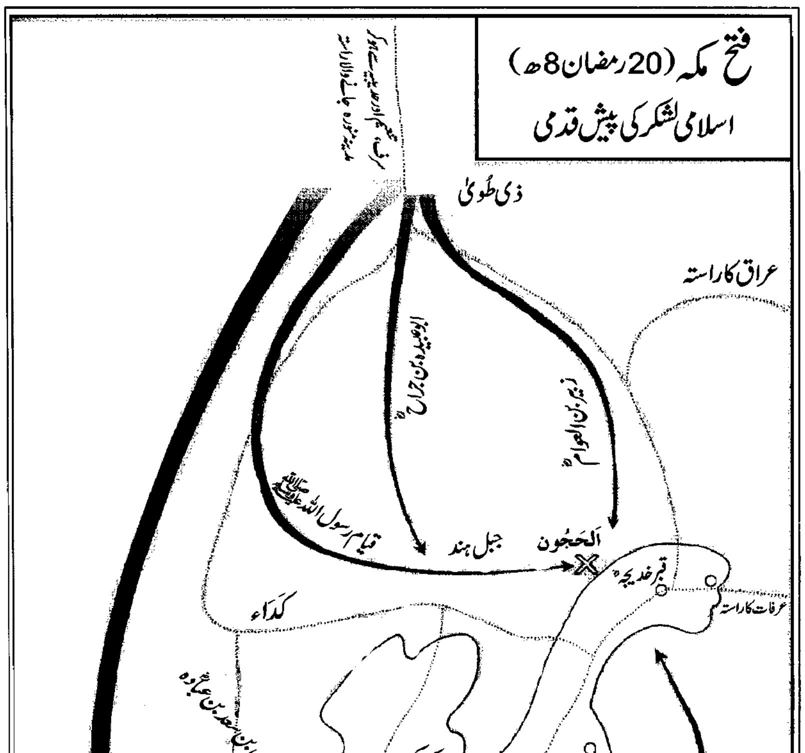

5۔ اسلامی لشکر کا مکہ کی جانب آخری مارچ

...... جب اسلامی لشکر مکہ کی طرف بڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو کسی تنگ جگہ پر لا کھڑا کرو تاکہ وہ اسلامی لشکر کی طاقت، عظمت اور فدائیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

...... حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا اور ان کے سامنے سے عرب کے مسلمان قبائل کے لشکر یکے بعد دیگرے گزرنے شروع ہوئے۔ مسلمانوں کا عزم اور ان کی فدائیت دیکھ کر ابوسفیان کے ہوش اڑ گئے اور حضرت عباسؓ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے وہ تیزی سے مکہ پہنچا اور ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کو قریش مکہ کے سامنے دہرایا تاکہ ان کی جان بچ جائے اور بیجا خون نہ بہے۔

6۔ اسلامی لشکر کا پلان

...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امید تھی کہ مکہ میں داخل ہوتے وقت مسلمانوں کو قریش کی جانب سے کچھ نہ کچھ مزاحمت کا ضرور سامنا کرنا پڑے گا۔ آپؐ نے اسلامی لشکر کو درج ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا:

+ ...... ایک حصہ حضرت زبیر بن العوامؓ کے زیر کمان تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ حصہ باقی لشکر سے پہلے مکہ کی بالائی جانب سے داخل ہو کر حجون پہنچ کر آپؐ کا انتظار کرے۔
+ ...... ایک حصہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے زیر کمان تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ مکہ کے زیریں جانب یعنی اللیط سے داخل ہوں اور بالآخر صفا پر آپؐ سے ملیں۔
+ ...... ایک حصہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے زیر کمان تھا۔ آپؐ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ اپنی فوج کو لے کر بطن وادی کے راستہ مکہ میں داخل ہوں اور آگے جا کر آپؐ کا انتظار کریں۔
+ ...... قلب میں مہاجرین اور انصار پر مشتمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص محافظ دستہ تھا۔
+ ...... آپؐ نے سب کمانڈروں کو تاکید فرمائی

کہ جب تک کوئی مزاحمت نہ کرے کسی پر ہتھیار نہ اٹھایا جائے۔

7۔ اسلامی پلان کا تجزیہ

......اس پلان کی نمایاں بات یہ تھی کہ اس میں حملہ مختلف سمتوں سے مرکزی ہدف پر پلان کیا گیا تھا جس کا مقصد دشمن کی فوج کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا اور اسے disperse کرنا تھا تاکہ وہ کسی ایک سمت پر concentrate نہ کرسکے۔

......دشمن اگر ایک سمت میں کامیابی حاصل کر بھی لے تو حملہ آور فوج باقی راستوں سے ایڈوانس جاری رکھ سکے۔ تاکہ قریش کسی بھی راستے سے بھاگ نہ سکیں۔

8۔ مکہ پر مسلمانوں کا حملہ اور قبضہ

......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء کی جانب سے الحجون کی سمت روانہ ہوئے۔ اس راستے پر وہ قبرستان بھی تھا جس میں حضرت خدیجہؓ اور آپؐ کے چچا ابوطالب کی قبریں تھیں۔

......مکہ کی فتح مجموعی طور پر ایک پر امن مہم تھی سوائے حضرت خالد بن ولیدؓ کے سیکٹر کے جہاں پر اس وقت تک امن و امان کا پیغام نہیں پہنچا تھا۔ جب ان کے دستے مکہ میں داخل ہوئے تو عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوئے۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کو بھی اپنے ہتھیار استعمال کرنے پڑے۔ یہ معمولی سا مقابلہ الخندمہ کے مقام پر ہوا جس میں قریش کے 12 آدمی مارے گئے۔ یہاں پر 2 مسلمان بھی شہید ہوئے۔

......اس واقعے کے علاوہ کسی اور نے مزاحمت یا مقابلہ نہیں کیا اور باقی تمام کمانڈر اپنی اپنی سمت سے ایڈوانس کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ جگہ پر آپؐ سے مل گئے۔

...... 20 رمضان المبارک 8 ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی القصواء پر مکہ میں داخل ہوئے۔ آپؐ سب سے پہلے خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور اپنی اونٹنی پر ہی سات اشواط میں بیت اللہ کا طواف فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ نے خانہ کعبہ کے گرد رکھے ہوئے 320 بتوں کو چھڑی مار مار کے توڑا۔ آپؐ نے بیت اللہ کا دروازہ کھلوایا اور اس کے اندر رکھے ہوئے بت نکلوا کر تڑوائے اور اندر بنی ہوئی تصاویر کو مٹانے کی ہدایت فرمائی۔

......اس کے بعد آپؐ نے مکہ والوں کو اکٹھا کروا کر اپنا پہلا خطاب فرمایا اور عام معافی کا اعلان فرمایا۔ بعد میں آپؐ نے مردوں اور عورتوں سے الگ الگ بیعت لی۔

تجزیہ

1۔ مقصد کی محافظت (Maintenanace of Aim) اس مہم کا مقصد نہ صرف مکہ پر پر امن طریقے سے قبضہ کرنا تھا بلکہ لوگوں کے دل بھی جیتنا تھا تاکہ وہ اسلام میں داخل ہوں۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے درج ذیل اقدام کئے گئے:

...... اسلامی لشکر نے اپنے کیمپ میں آگیں جلائیں اور show of force کر کے اپنی طاقت دکھائی۔ اس کا مقصد قریش کی ہمت توڑنا تھا تاکہ وہ بغیر خون بہائے ہتھیار ڈال دیں۔

......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سکیم کے تحت ابو سفیان کو اسلامی لشکر کی طاقت اور فدائیت کا مظاہرہ دکھایا تاکہ وہ نفسیاتی طور پر کمزور ہوجائے اور جنگ سے بچنے کے لئے مجبور ہوجائے۔

2۔ اچانک پن (Surprise) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کی مدینہ سے مکہ تک کی movement کو قریش سے چھپانے کے لئے سخت سیکورٹی اقدام لئے۔ آپؐ نے اپنے ارادے کو آخری وقت تک دشمن سے چھپایا اور انفارمیشن صرف متعلقہ لوگوں کو دی۔ اسی وجہ سے جب اسلامی لشکر مکہ کے نزدیک پہنچا تو دشمن مکمل طور پر ان کی آمد سے بے خبر تھا۔ قریش چونکہ مسلمانوں کے مکہ آنے سے مکمل طور پر بے خبر تھے اس لئے انہوں نے ہتھیار ڈالنے کو لڑائی پر ترجیح دی۔

3۔ انٹیلیجنس۔ ایک جنگی پلان بنانے سے پہلے کوئی بھی کمانڈر دشمن کے ارادے، اس کی طاقت اور اس کی tactical doctrines کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور اس کے باہر کے علاقے میں ایک زبردست اور وسیع انٹیلیجنس نیٹ ورک بنایا ہوا تھا۔ اس طرح دشمن کے بارہ میں تو معلومات لی گئیں لیکن دشمن کو اپنے بارے میں معلومات نہیں لینے دی گئیں۔ اسی وجہ سے اسلامی لشکر undetected مکہ تک پہنچ گیا۔

4۔ حوصلہ (morale) جب اسلامی لشکر مکہ کے لئے روانہ ہوا تو سوائے معذور اور بوڑھے لوگوں کے کوئی بھی شخص پیچھے مدینہ میں نہیں رہا جس سے لوگوں کی بلند حوصلگی ظاہر ہوتی ہے۔ قریش کے مورال پر اسلام کے پھیلنے کا منفی اثر اس طور پر بھی پڑا تھا کیونکہ مکہ کے ہر گھرانے میں اسلام داخل ہوچکا تھا۔ مکہ کی فتح صرف ایک فوجی جنگ نہیں تھی بلکہ وہ ہوشیاری، ثابت قدمی اور بلند حوصلگی کی جنگ تھی۔

5۔ انتظامی امور: اس مہم پر مسلمانوں کو کسی قسم کے سامان اور کھانے وغیرہ کی کمی نہیں تھی۔ ان کے پاس بار برداری کے لئے کافی تعداد میں اونٹ اور گھوڑے وغیرہ تھے۔ اصل میں یہ پہلی مہم تھی جس میں مسلمان مالی طور پر مستحکم تھے جس کی وجہ سے اچھے انتظامات کئے گئے۔

6۔ دوراندیشی (foresight) دوراندیشی ہمیشہ سے کامیابی کے لئے ایک لازمی جزو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی فتح سے پہلے درج ذیل اقدام لئے:

......گو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ قریش اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف اپنا دفاع کرسکتے اس کے باوجود آپؐ نے مکہ کو چاروں اطراف سے مناسب طاقت کے ساتھ گھیرا (encircle) اور قریش کی سیکورٹی کو مؤثر طور پر دھمکایا۔

......مکہ کے نزدیک پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ ابوسفیان کو اسلامی لشکر کی طاقت، حرکت اور فدائیت دکھائیں تاکہ اس کے حوصلوں پر منفی اثرات پڑیں۔ یہ نفسیاتی آپریشنز کی ایک کڑی تھی کیونکہ اگر ابوسفیان کے حوصلے پست ہوجاتے ہیں تو وہ قریش کے باقی لوگوں کی بھی مسلمانوں سے جنگ کرنے کی حوصلہ شکنی کرے گا۔ اسی وجہ سے مسلمانوں نے آسانی سے مکہ کو فتح کرلیا۔

نتائج

مکہ فتح کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے جانی دشمنوں کو نہ صرف معاف کر دیا بلکہ انہیں سرزنش سے بھی آزاد کر دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے خون کی بھی عام معافی کا اعلان فرما دیا۔ مکہ میں ایک بڑی تعداد میں مردوں اور عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی جن میں بہت سے مکہ کے اکابرین و رؤسا بھی تھے۔ ان ابتدائی کاموں سے فارغ ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے گردونواح کو بھی بتوں سے پاک کرنے کے لئے چندفوری مہمات بھجوائیں۔ فتح مکہ سے مسلمانوں کے عرب میں دشمنوں کا خاتمہ نہیں ہوا تھا بلکہ مکہ کے قرب و جوار کے قبیلے مسلمانوں سے جنگ کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے اور جلد ہی ان سے سامنا ہونے کی توقع تھی۔

مکرم عبدالحمید طاہر صاحب

میری والدہ مکرمہ جنت بی بی صاحبہ

خاکسار کی محترمہ والدہ صاحبہ طویل علالت کے بعد مورخہ 17/ اپریل 2012ء کو وفات پاگئیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے والدین احمدی نہ تھے جب آپ کی شادی ہوئی تو ہمارے محترم والد صاحب احمدی تھے تو محترمہ والدہ صاحبہ شروع ہی سے نماز جمعہ ونماز عیدین واجلاسات کے لئے احمدیہ بیت الذکر جاتی رہیں۔ آخری جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شامل ہوئیں۔ 1994ء تک آپ بغیر بیعت کے احمدی ہی رہیں۔ 1994ء میں آپ نے باقاعدہ بیعت کی۔ محترمہ والدہ صاحبہ سادہ طبیعت، رحمدل، صاف گو صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھا ہوا تھا اور تلاوت بکثرت کرتی تھیں۔ ریڈیو پر قرآن شریف کی تلاوت اور ترجمہ سننے کا بہت شوق تھا اس شوق میں اپنے لئے ایک ریڈیو خریدا ہوا تھا اور کہتی تھیں کہ میں ان پڑھ ہوں لیکن جب سے میں نے قرآن مجید کا ترجمہ ریڈیو پر سننا شروع کیا ہے۔ مجھے اب پتہ چلا ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم کتنی پیاری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات سننے کا بہت شوق تھا۔ MTA پر جب خلیفۃ المسیح الرابع کی تصویر دیکھتیں اور کہتیں کہ میری چارپائی ٹی وی کے پاس لے جاؤ میں بھی سنوں کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ آپ اونچا سنتی تھیں جب آپ کی چارپائی ٹی وی کے قریب کردی جاتی تو آپ بہت خوش ہوتیں۔ کسی سے کوئی جھگڑا نہ تھا ہر ایک سے خوش وخرم ہوکر ملتیں۔ چلنے پھرنے سے معذور تھیں ہر ایک سے ملاقات کرنے اور ان سے باتیں کرنے کا بھی بہت شوق تھا جو آپ کے پاس آکر بیٹھتا تو بہت خوش ہوتیں اور دعائیں دیتیں کہ آپ میرے پاس آئے ہو کیونکہ میں معذور ہوں آپ تک آنہیں سکتی۔

والد صاحب بہت غریب تھے۔ والدہ صاحبہ نے بہت تنگی کے دن دیکھے تھے لیکن کبھی بھی والد صاحب سے کسی چیز کے نہ ملنے پر تکرار نہیں کیا جو کچھ میسر ہوا اس کو ہی بہت سمجھا۔ نانی جان جب بیمار ہوئیں تو خود بیمار ہوتے ہوئے بھی ان کی خوب تیمارداری کی۔ خود ان کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتیں۔ جب نانی جان فوت ہوئیں تو نانی جان کے پاس اکیلی آپ ہی تھیں اور کوئی نہ تھا۔

آپ میں ایک وصف بہت ہی نمایاں تھا کہ آپ کو اگر کبھی قرض اٹھانے کی ضرورت پیش آتی تو اس کی ادائیگی کی آپ کو بہت فکر ہوتی جب تک ادائیگی نہ کر دیتیں تب تک آپ بے چین اور فکرمند رہتیں۔

پیاری والدہ صاحبہ 1976ء میں جوڑوں کے شدید دردوں میں مبتلا ہوئیں مسلسل درد کی وجہ سے آپ 1988ء میں معذور اور شدید علیل ہوگئیں آپ نے اپنی بیماری کے تقریباً 36 سال انتہائی تکلیف میں گزارے۔ یہ لمبا عرصہ آپ نے انتہائی حوصلہ اور بہت صبر کے ساتھ گزارا۔ گزشتہ سات سال سے خون کی کمی کا مرض لاحق تھا۔ سات سال تک آپ کو مسلسل بلڈ لگتا رہا۔ ہر بلڈ دینے والے کو ڈھیروں دعائیں دیتیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

اپنے دوست حمیداللہ کا ذکرِ خیر

ہمارے قادیان کے زمانہ کے دیوار بیچ کے ہمسائے تھے۔ حمیداللہ، مجیداللہ دو بھائی اور ان کے تایا زاد بھائی عزیز اور پھوپھی زاد بھائی، بھائی احمد علی محمد علی وغیرہم۔ بھائی احمد علی محمد علی اور بھائی عزیز تو پہلے چلے گئے تھے اب حمیداللہ بھی رخصت ہوگئے کہ جو آیا ہے اسے بہرحال جانا ہے۔ مجیداللہ ڈاکٹر بنے تھے اور اب مانٹریال میں آباد ہیں۔ قادیان سے نکل کر یہ لوگ سندھ میں جا کر آباد ہوئے اس لئے سندھی کہلانے لگے۔ بھائی عزیز کو تو دشمنوں نے ایک بار اتنا زخمی کر دیا کہ ان کے جسم پر نوے سے زیادہ زخم لگائے مگر اللہ نے ان کی جان بچالی بعد کو جرمنی میں رہگزائے بقا ہوئے۔ تینوں بھائی قادیان میں بھی اور بعد کو سندھ اور ربوہ میں بھی اپنی بہادری اور بے خوفی کی وجہ سے جانے جاتے تھے مگر موت کے آگے کس کی پیش جاتی ہے۔ حمیداللہ بھی لمبی اور تکلیف دہ بیماری کے بعد اللہ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے آمین۔

حمیداللہ شکاری تھے اور اس میدان میں اپنی جرأت اور بہادری کی وجہ سے جانے جاتے تھے۔ حضرت مرزا منصور احمد اور ہمارے ابا کے شکار کے ساتھیوں میں تھے۔ ان کا نشانہ بھی کمال کا تھا۔

قادیان کے زمانہ میں ہمارے محلّہ کی کبڈی کی ٹیم میں دونوں بھائی شامل تھے۔ حمیداللہ دیکھنے میں لمبے تڑنگے تھے اس لئے کبڈی کے میدان میں بظاہر کمزور لگتے تھے مگر پکڑ ان کی مثالی تھی جو ایک بار ان کے ہاتھ آگیا وہ بھاگ نہیں پاتا تھا۔ یہاں اپنے دوست صاحبزادہ مرزا حنیف احمد یاد آگئے ان کی کبڈی کا عالم یہ تھا کہ ایک بار کسی کو چھو لیتے تو وہ تمام تر کوشش کے باوجود ان کو پکڑ نہ سکتا۔ پاؤں کے اتنے تیز تھے اور جسم اتنا پھرتیلا تھا کہ پکڑنے والا دیکھتا رہ جاتا اور یہ ہوا ہو جاتے۔ حمیداللہ کا یہ عالم نہیں تھا اپنی قوت کے بل پر بچتے تھے۔ مخالف انہیں کمزور جان کر ان سے الجھ پڑتا اور منہ کی کھاتا۔ ربوہ میں شروع شروع میں کبڈی کی ٹیمیں باہر کے علاقوں سے آتی تھیں۔ ایک بار کسی علاقہ کی بڑی تگڑی ٹیم آئی۔ کانٹے دار مقابلہ ہوا۔ مخالفین نے سوچا یوں جیتنا مشکل ہو رہا ہے شرارت کر کے ماحول خراب کر دیں۔ ایک کھلاڑی نے ہمارے کسی کھلاڑی کو غلیظ گالی دے دی۔ حمیداللہ کو بہت غصہ آیا تن کر آگے بڑھا اور اس کھلاڑی کو کچھ کہنے ہی کو تھا کہ ہمارے ابا نے آواز دی ''حمیداللہ! بس'' اور اٹھ کر میدان میں آگئے۔ مخالفوں نے بھلا اتنے تن و توش والا آدمی کاہے کو دیکھا ہوگا۔ دبک گئے۔ حمیداللہ چپ ہوگیا۔ مخالفوں کا سربراہ اباجی کے پاس آیا سر جھکا دیا اباجی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا بچو کھیلنا ہو تو حوصلہ سے کھیلا کرو گالی گلوچ ہمارا شیوہ نہیں۔ حمیداللہ کے سر پر بھی ہاتھ رکھا اور بات ختم ہوگئی۔ ربوہ میں اس کے بعد بھی کبڈی کی بڑی بڑی مشہور ٹیمیں آتی رہیں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ یوں تو ہماری گوکھووال کی خدام کی کبڈی ٹیم پاکستان کی نمایاں ترین ٹیم سمجھی جاتی تھی۔ حمیداللہ کی یاد آئی ہے تو ربوہ کے اور خاص طور سے اجتماع کے کبڈی کے میچ یاد آنے لگے ہیں۔ کہاں گئے وہ زمانے کہاں گئے وہ لوگ۔

مگر ہمارا دوست حمیداللہ محض کبڈی کا کھلاڑی یا شکاری ہی نہیں تھا تعلقات عامہ میں اسے کمال حاصل تھا نہایت ہنس مکھ آدمی تھا افسروں کو رام کر لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ مشکل سے مشکل کام کروا لیتا تھا۔ جب تک نواب شاہ میں رہا کوئی دشمن سر نہیں اٹھا سکا۔ جماعت کے لئے غیرت رکھتا تھا۔ جب عزیزم ڈاکٹر مہدی علی کی شہادت ہوئی حمیداللہ کا ربوہ سے فون آیا کہنے لگا فون اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے اس بات کا دکھ ہے کہ ہمارے جیتے جی ہمارا دشمن ہمارے شہر میں ہمارے ڈاکٹر کو مار گیا اور ہم کچھ نہیں کر سکے۔ میں نے حمیداللہ کی آواز اتنی رندھی ہوئی کبھی نہیں دیکھی یا سنی تھی۔ یہ ایک باغیرت جرأت مند اور بہادر دوست کا ردعمل تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حمیداللہ بچارا کینسر کے ہاتھوں لاچار تھا اور بستر پر پڑا تھا۔ صحت مند بھی ہوتا تو پاکستان کی صورتحال میں کیا کر لیتا؟ مگر اپنی بے بسی پر دکھی ہونا ہی اس کی سلامت طبعی پر دال تھا۔ ہزارہا میل دور ایک دوست سے فون پر بات کر کے اس نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کیا۔ ہزارہا میل دور کی بات کیا ہے وہ تعلقات میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہونے دیتا تھا۔ دو تین سال پہلے ہم اپنی بیٹی کے گھر گئے ہوئے تھے کہ اچانک اس کے گھر کے نیچے رہنے والے کرایہ دار خاندان کی بچیاں اوپر آگئیں اور کہنے لگیں ہم نے اپنے نانا ابا کے دوست سے ملنا ہے اور ان سے پیار لینا ہے۔ میری بیٹی حیران ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ اتفاق سے وہ پاکستان اپنے نانا ابا سے فون پر بات کر رہی تھیں جب انہیں پتہ چلا کہ وہ میری بیٹی کی کرایہ دار ہیں اور اس کا والد بھی اتفاق سے اس کے گھر آیا ہوا ہے تو اس نے کہا پہلا کام یہ کرو کہ جا کر میرے بچپن کے دوست سے ملو میرا سلام دو اور پیار لو۔ یہ دونوں حمیداللہ کی نواسیاں تھیں آئیں ملیں پیار لیا اور جا کر اپنے نانا کو بتایا کہ وہ ان کے دوست سے مل آئی ہیں تب حمیداللہ کو چین آیا۔ اب اس کی وفات کی خبر ملی تو میں نے انہی کرایہ دار خاندان والوں کو فون کیا۔ حمیداللہ کی بیٹی بھی آٹوا سے آئی ہوئی تھی اس سے تعزیت کی وہ مصر تھی کہ میں اس کے بیٹے کے سسرال کے گھر پیس ولیج آکر ان کے بچوں کو ان کے نانا کے بارے میں قادیان کی ربوہ کی باتیں سناؤں مگر میں اپنی ناسازی طبع کی وجہ سے سفر سے قاصر تھا اس کی خواہش پوری نہ کر سکا۔

الفضل میں اس کی وفات کے کئی روز بعد اس کی وفات کا مختصر سا اعلان تھا۔ خوش قسمت تھا کہ حضرت اقدس نے اس کا جنازہ غائب لندن میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین

حمیداللہ کے دادا حضرت حکیم رحیم بخش حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اور اپنی حکمت کی وجہ سے بہت نمایاں سمجھے جاتے تھے آپ نے دہلی کے حکماء سے طب پڑھی تھی اور طب میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ان کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ ایک امیر شخص علاج کی تگ و دو میں قادیان آیا۔ بزرگوں میں سے کسی نے اسے حکیم صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔ حکیم صاحب نے اسے ایسا نسخہ دیا جو دو پیسہ میں تیار ہو جاتا تھا۔ وہ امیر آدمی کہنے لگا حکیم صاحب یہ دو پیسے کا نسخہ میرے کس کام آئے گا میں تو سینکڑوں روپے کے نسخے استعمال کر چکا ہوں۔ حکیم صاحب نے فرمایا میں تو یہی نسخہ جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اسی سے شفا ہوگی۔ اس امیر آدمی نے جو ہزاروں روپے اپنے علاج پر پھونک چکا تھا بادل ناخواستہ یہ نسخہ بنوایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوگیا۔ ہم نے حضرت حکیم صاحب کا یہ واقعہ بزرگوں سے سنا ہوا اب حمیداللہ کے ذکرِ خیر میں دہرا رہے ہیں۔ خیال آرہا ہے کہ اغلباً ملک صلاح الدین صاحب نے ''رفقاء احمد'' میں حضرت حکیم صاحب کے ذکرِ خیر میں بھی یہ واقعہ درج کیا ہے۔ حضرت حکیم صاحب کی اولاد میں بہت بچے ڈاکٹر بنے۔ بیٹوں میں چچا عبدالقدوس اور چچا عبدالقدیر نے راہ مولیٰ میں جان دی۔ حمیداللہ کے ذکرِ خیر میں یہ بات بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ اس کے ابا چچا عبداللہ بھی رفیق مسیح موعود تھے۔ آپ نے ملازمت کا زیادہ عرصہ ایران میں گزارا اس لئے لوگ انہیں آغا کہنے لگے تھے۔ ہمیں تو یاد نہیں کہ حمیداللہ نے خود کبھی اپنے نام کے ساتھ آغا لکھا ہو اس لئے جب اس کی وفات کی خبر نظر سے گزری تو آغا حمیداللہ لکھا ہوا تھا خیال ہی نہیں آیا کہ یہ ہمارے دوست حمیداللہ کی وفات کی خبر ہے۔ بہرحال اس کا وقت آگیا تھا وہ اپنا وقت پورا کر کے اللہ کے حضور حاضر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ رحمت کا سلوک فرمائے۔ آمین

کس بات پر عاق کروں

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کے قبول احمدیت کے بعد آپ پر مخالفت کے گویا پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اہلحدیث برادری نے قافیہ حیات تنگ کر دیا۔ اور تو اور آپ کی والدہ صاحبہ بھی آپ پر بہت سختی کرتی تھیں اور آپ کو عاق کرانے کے درپے ہوگئیں۔ آپ کے والد صاحب نے جواب دیا کہ **پہلے یہ دین سے سراسر غافل و بے پروا تھا مگر اب نمازی بلکہ تہجد گزار بن گیا ہے اسے میں کس بات پر عاق کروں۔**

(تاریخ احمدیت جلد 15 ص 15)

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب

ڈش انٹینا کی حفاظت کے متعلق چند ہدایات

جن گھرانوں سے ڈش انٹینا کی نشریات برائے ایم ٹی اے کی خرابی کی شکایات آتی ہیں اس کے نقص کی سب سے بڑی وجہ ڈش کا اپنی اصل جگہ سے تیز ہوا یا آندھی یا دوسری وجوہات سے ہٹ جانا ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل ہدایات سے اس مسئلہ سے بچا جاسکتا ہے۔

☆ MTA کے لئے نصب شدہ ڈش کا رخ کوئی اور چینل دیکھنے کے لئے کسی اور سیٹلائٹ کی طرف نہ موڑیں کیونکہ دوبارہ سیٹنگ میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

☆ ڈش کی فاؤنڈیشن مضبوط بنائیں۔ اس کے لئے مخصوص قسم کی فٹنگ استعمال ہوسکتی ہے۔ جس میں پختہ چھت میں سوراخ کر کے اس میں مخصوص فٹنگ ڈال کر ڈش کے سٹینڈ کے نچلے حصہ کو پیچوں کی مدد سے کس دیا جاتا ہے اور ضرورت کے وقت ان پیچوں کو کھول کر ڈش کو آسانی سے علیحدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ اس کے علاوہ ڈش کے سٹینڈ پر کوئی وزنی چیز بھی رکھی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے سیمنٹ کی تیار شدہ سلیب جس کا سائز تقریباً $2x1\frac{1}{2}$ فٹ ہوتا ہے استعمال کی جاسکتی ہے۔ سٹینڈ کی بنیاد پر یہ سلیب رکھنے کے بعد اس کے اوپر اینٹوں وغیرہ کا اضافی وزن رکھ دیا جائے۔ اس طرح یہ مضبوط فاؤنڈیشن بن جاتی ہے۔

☆ عام طور پر سٹینڈ کی بنیاد پر صرف اینٹیں رکھ دی جاتی ہیں جو کہ تیز ہوا سے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور اس وجہ سے ڈش اپنی اصل جگہ سے ہل جاتی ہے۔

☆ ڈش کو ایسی جگہ نصب کریں کہ ڈش کی پچھلی جانب دیوار یا اینٹوں کا پردہ ہو تاکہ اس طرف سے تیز ہوا کا دباؤ ڈش پر براہ راست نہ پڑے۔

☆ ڈش انٹینا اور اس کے سٹینڈ کو زنگ وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے اس پر سال میں ایک دفعہ پینٹ کر دینا چاہئے۔

☆ ڈش کے ساتھ لگی L.N.B کے ساتھ جوڑی ہوئی کیبل کو کسی پردے وغیرہ کے ساتھ رسی کی مدد سے باندھ دیں تاکہ اچانک کھچاؤ کی صورت میں L.N.B کے ساتھ کیبل کا جوڑ متاثر نہ ہو۔ L.N.B کو فیڈر ہارن میں لگے پیچوں سے اچھی طرح کس دیں۔ L.N.B کی اس جگہ یہاں پر کیبل کا جوائنٹ لگا ہوتا ہے۔ انسولیشن ٹیپ اچھی طرح لپیٹ دیں تاکہ نمی وغیرہ سے محفوظ ہوسکے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو MTA کے روحانی مائدہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

☆............☆............☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 119230 میں TAWAKALT BOLANLE

زوجہ Taofeeq Akande قوم .... پیشہ تدریس عمر 42 بیعت 1981ء ساکن Ilorin ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/08/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- Haq Mehr 5000 Naira اس وقت مجھے مبلغ 4,500 Naira ماہوار بصورت Teaching مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامتہ TAWAKALT BOLANLE گواہ شد نمبر1۔ Ilyas Adebayo S/O S.Adebayo گواہ شد نمبر2۔ Akande Tawakkalt S/O Abdul Mumeen

مسل نمبر 119231 میں ABDUL AZEEZ

ولد Alimi قوم .... پیشہ تدریس عمر 40 بیعت 1997ء ساکن Ogudu ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50,000 Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ABDUL AZEEZ گواہ شد نمبر1۔ Abdul Aziz A S/O Shonibar گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim Bawa S/O Tiamiyu

مسل نمبر 119232 میں NURUDEEN ADEDAYO

ولد Sanni قوم .... پیشہ تجارت عمر 37 بیعت 1993ء ساکن Iwo ملک Ogun State, Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15,000 Naira ماہوار بصورت Trading مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد NURDEEN ADEDAYO گواہ شد نمبر1۔ Tawaklit Folashade S/O Adedoan گواہ شد نمبر2۔ Mukail S/O Adepoju

مسل نمبر 119233 میں MUHAMMAD

ولد Adejumo قوم .... پیشہ کسان عمر 45 بیعت 1961ء ساکن Ogudu ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Naira ماہوار بصورت Farming مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد MUHAMMAD گواہ شد نمبر1۔ Qasim S/O Oyekola گواہ شد نمبر2۔ Hassan S/O Akintola

مسل نمبر 119234 میں YAHYA

ولد Obadara قوم .... پیشہ کسان عمر 60 بیعت 1994ء ساکن Ileogbo ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Naira ماہوار بصورت Farming مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد Yahya گواہ شد نمبر1۔ Jimoh S/O Ganiyu گواہ شد نمبر2۔ Mubarak S/O Muslum

مسل نمبر 119235 میں AZEEZ

ولد Oyebamiji قوم .... پیشہ کسان عمر 90 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ileogbo ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Naira ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد AZEEZ گواہ شد نمبر1۔ Jimoh S/O Ganiyu گواہ شد نمبر2۔ Mubarak S/O Muslim

مسل نمبر 119236 میں OLALEKMAN MUKHTAR

ولد Abdul Ganiyu Uthman قوم .... پیشہ طالب علم عمر 21 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ilaro ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,000 Naira ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد OLALEKMAN MUKHTAR گواہ شد نمبر1۔ Muideen Adewale S/O Abdul Salam گواہ شد نمبر2۔ A.G.A Uthman S/O Oladego Uthman

مسل نمبر 119237 میں ANAFI

ولد Bello قوم .... پیشہ ریٹائرڈ عمر 69 بیعت 1981ء ساکن Ogbagi Akooko ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,000 Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد ANAFI گواہ شد نمبر1۔ Nafiu S/O Sulaiman گواہ شد نمبر2۔ Abdur Rahim S/O Ahiami

مسل نمبر 119238 میں LUQMAN

ولد Agbenisa قوم .... پیشہ مکینک عمر ...... بیعت 1991ء ساکن Islam Abad ملک Ibadan, Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03/01/2008 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- Land 1,25,000 Naira، اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد LUQMAN گواہ شد نمبر1۔ AbdSamin S/O Morenikyi گواہ شد نمبر2۔ Abd Wahab S/O Bamigbade

مسل نمبر 119239 میں SULAIMON ABIODUM

ولد Oladokum قوم .... پیشہ درزی عمر 57 بیعت 2000ء ساکن Apata ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000 Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد SULAIMON ABIODUM گواہ شد نمبر1۔ Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر2۔ Abdul Hameed S/O Salaudeen

مسل نمبر 119240 میں MUFTAU

ولد Abidoye قوم .... پیشہ کاروبار عمر 48 بیعت 1998ء ساکن Apata ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30,000 Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد MUFTAU گواہ شد نمبر1۔ Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر2۔ Abdul Hameed S/O Salaudeen

مسل نمبر 119241 میں KUBURA KHADIJAT

زوجہ Karim قوم .... پیشہ تجارت عمر 57 بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01/02/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15,000 Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ KUBURA KHADIJAT گواہ شد نمبر1۔ Qasim S/O Isa گواہ شد نمبر2۔ Alahaja Subeidat S/O Bello

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی جان محترم عطاء الکریم شاہد صاحب سابق مربی لائبیریا کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ کل کمزوری کے باعث وہ گھر میں گر گئے جس سے سر پر چوٹ آئی ہے۔ اس وقت لندن کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمت سے بھرپور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو چند سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جن کے پاس اپنا ذاتی اسلحہ مع لائسنس موجود ہے اور ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ وہ جلد از جلد نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد احسن مجوکہ صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ Kilo Khao بنکاک تھائی لینڈ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم وسیم احمد چھیمہ صاحب ولد مکرم حفیظ احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ حال مقیم بنکاک تھائی لینڈ کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ 68 سال کی عمر میں بوجہ برین ہیمبرج مورخہ 19/اپریل 2015ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نماز کی پابند اور نظام سلسلہ کی اطاعت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ نے خاوند، 5 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا اور 2 بیٹیاں تھائی لینڈ میں مقیم ہیں۔ قبل ازیں ان کے بڑے بھائی مکرم منیر احمد صاحب 20 فروری 2015ء کو ربوہ میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم نیک دل، دعا گو تھے اور وقف عارضی پر جایا کرتے تھے۔ عمر 70 سال تھی۔ سوگواران میں اہلیہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ہر دو کی نماز جنازہ غائب 24/اپریل 2015ء کو بعد نماز جمعہ حلقہ طاہر Delight H Condo بنکاک میں مکرم مغفور احمد منیب صاحب مربی سلسلہ انچارج جاپانی ڈیسک ربوہ نے پڑھائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو خاص طور پر پردیس میں موجود بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

مکرم رانا طاہر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11 تا 12/اپریل 2015ء کو مجلس 79 نواں کوٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا دو روزہ اجتماع ہوا۔ جس میں 11/اپریل کی رات کو بیت بازی اور کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا اور 12/اپریل کو نماز تہجد و فجر اور پھر ناشتہ کے بعد کرکٹ ٹورنامنٹ ہوا۔ جس میں 8 ٹیموں نے شرکت کی۔ حلقہ مرید کے اول اور حلقہ خانقاہ ڈوگراں دوئم قرار پائی۔ شام 3 بجے تقسیم انعامات کا پروگرام ہوا۔ مکرم سالک احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ کل حاضری 148 رہی۔

دوسرا ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ 2015ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ علاقہ حیدر آباد)

مکرم ظفر اقبال صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ علاقہ حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ علاقہ حیدر آباد کو مورخہ 26 اپریل 2015ء کو نواز آباد فارم میں دوسرا ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر شہید میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ محترم چوہدری منور احمد صاحب امیر ضلع میرپورخاص نے بعد تلاوت قرآن کریم، دعا سے ٹورنامنٹ کا افتتاح کیا۔ ٹورنامنٹ میں علاقہ حیدر آباد کے چاروں اضلاع سے ایک ایک ٹیم شامل ہوئی۔ لیگ میچز میں ہر ضلع کی ٹیم نے دو، دو میچ کھیلے۔ کل 6 لیگ میچز کھیلے گئے۔ ضلع حیدر آباد اور تھرپارکر کے درمیان فائنل میچ ہوا۔ جو کہ ضلع حیدر آباد کی ٹیم نے جیت لیا۔ ٹورنامنٹ میں شریک تمام اضلاع نے مقررہ رنگ کی کٹ پہنیں۔ شرکت کرنے والے تمام اطفال کو اسناد شرکت بھی دی گئیں۔ شام چھ بجے نواز آباد فارم کے کشادہ لان میں محترم منصور احمد امیر صاحب ضلع حیدر آباد کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

درویشان اور ان کے ورثاء متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے مورخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشان کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ

”آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔“

(درویشان کرام نمبر الفرقان ربوہ اگست ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مورخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اول المخاطبین میں سے تھے۔ ان میں سے اکثر تادم واپسیں قادیان میں ہی موجود رہے۔ اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے اور ان میں سے بعض ابھی بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین

مگر ان سعادت مندوں میں سے بہت سے اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہٰذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل نقاط کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

1۔ مختصر حالات زندگی

2۔ عرصہ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔

3۔ عرصہ درویشی کے ایمان افروز حالات و واقعات۔

4۔ اگر حضرت مصلح موعود یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی۔

5۔ اگر عرصہ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں۔

6۔ درویشان کرام کی اپنی تصویر۔

7۔ اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں۔

8۔ تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت جلد نمبر 10 مطبوعہ قادیان کے صفحہ 372 تا 387 پر درج ہے۔

9۔ اگر اس فہرست میں بھی کوئی سقم ہو تو براہ کرم اس کے بارے میں بھی مطلع فرماویں۔

نوٹ:۔ براہ کرم پاکستان میں مقیم درویشان کرام یا ان کے اقرباء یہ تفصیل شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

Shoba Tareekh e ahmadiyyat
P.O.Box20 Chenab Nagar
Rabwah Disst Chiniot Pakistan
PH:+92 47 6211902
FAx: +92 47 6211526
E-mail:tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

☆☆..........☆..........☆☆

اعلان دارالقضاء

(مکرم عثمان غفور صاحب ترکہ مکرم شیخ غفور احمد صاحب)

مکرم عثمان احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم شیخ غفور احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6 بلاک نمبر 12 محلہ دارالیمن برقبہ 2 کنال میں سے 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں حصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ریاض اختر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ صائمہ عتیق سیٹھی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ صبا غفور صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ راحیلہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عثمان غفور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نادار مریضوں کی امداد

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کیلئے ”نادار مریضان“ کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟

تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(الصف 11 تا 13)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

8 مئی 2015ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس ملفوظات
5:50 am یسرنا القرآن
6:20 am دعوت الی اللہ سیمینار 29 جون 2013ء
7:25 am سپینش سروس
8:10 am پشتو مذاکرہ
8:50 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm سنگاپور میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
1:20 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm دینی وفقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:35 pm تلاوت قرآن کریم
6:50 pm سیرت النبی ﷺ
7:30 pm Shotter Shondhane
8:40 pm دعائے مستجاب
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm سنگاپور میں استقبالیہ تقریب

9 مئی 2015ء

12:30 am Hotel De Glace دستاویزی پروگرام
1:05 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
6:00 am سنگاپور میں استقبالیہ تقریب
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اپریل 2015ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس مجموعہ اشتہارات
11:35 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ یوکے 30۔اگست 2013ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm Shotter Shondhane
8:05 pm سپاٹ لائیٹ
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:45 pm الحوار المباشر

10 مئی 2015ء

12:50 am عالمی خبریں
1:05 am جلسہ سالانہ یوکے
2:00 am راہ ہدیٰ
3:30 am سٹوری ٹائم
4:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
5:15 am عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am درس مجموعہ اشتہارات
6:05 am الترتیل
6:35 am جلسہ سالانہ یوکے
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
9:00 am سپاٹ لائیٹ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am یسرنا القرآن
11:40 am گلشن وقف نو
12:55 pm فیتھ میٹرز
2:00 pm سوال وجواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 4۔اپریل 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
5:25 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
7:10 pm Shotter Shondhane
8:15 pm گلشن وقف نو
9:30 pm گفتگو
9:50 pm کڈز ٹائم
10:25 pm یسرنا القرآن
10:55 pm عالمی خبریں
11:15 pm گلشن وقف نو

11 مئی 2015ء

12:30 am Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:40 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am اوپن فورم
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
4:10 am سوال وجواب
5:10 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:00 am یسرنا القرآن
6:30 am گلشن وقف نو
7:45 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
9:20 am اوپن فورم
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:25 am الترتیل
11:55 am سڈنی میں استقبالیہ تقریب 18۔اکتوبر 2013ء
1:05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm فرنچ پروگرام
3:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء (انڈونیشین سروس)
4:15 pm Marvellous Marble
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس حدیث
5:25 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm Marvellous Marble
8:55 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:25 pm سڈنی میں استقبالیہ تقریب

ربوہ میں طلوع وغروب 6 مئی

طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 مئی 2015ء

6:20 am حضور انور کے ساتھ طلباء کی نشست
9:50 am لقاء مع العرب
11:55 am جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء
1:50 pm سوال وجواب
5:50 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2009ء
8:05 pm دینی وفقہی مسائل
11:25 pm جلسہ سالانہ جرمنی

ہلدی کے فوائد

صحت کے پیش نظر ہلدی کا استعمال کئی طریقوں میں فائدہ مند ہے۔ سردی کے موسم میں کچی ہلدی ذائقہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ صحت بھی سنوارتی ہے۔ یہ Antioxidant ہے جو کینسر سے بچا کر Blood Disorders کو دور کرتی ہے۔ گرم دودھ میں کچی ہلدی ابال کر پینے سے ذیابیطس یعنی Diabetes میں فائدہ ملتا ہے۔ ایسے میں اگر ذیابیطس کے مریض روزانہ کسی نہ کسی طور پر ہلدی کا استعمال کرتے ہیں تو اس کے زخم جلد بھرتے ہیں۔ دمہ متاثرین کیلئے نصف چمچ شہد میں ایک چوتھائی چائے کا چمچ ہلدی ملا کر کھانے سے فائدہ ملتا ہے۔ اندرونی چوٹ لگنے پر ایک گلاس گرم دودھ میں ایک چمچ ہلدی ملا کر پینے سے درد اور سوجن میں راحت ملتی ہے۔ چوٹ پر ہلدی کا لیپ لگانے سے بھی آرام ملتا ہے۔ زکام یا کھانسی ہونے پر دودھ میں ہلدی پاؤڈر ڈالنے یا کچی ہلدی ابال کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ہلدی کولیسٹرول کو کم کرتی ہے جس سے دل کی بیماری ہونے کا خطرہ کم ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ اوصاف 28 مارچ 2015ء)

FR-10

WARDA فیبرکس
تبدیلی آنہیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ہی لان
کریکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450 750/- 950/-
0333-6711362 چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712